بسم الله الرحمن الرحيم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

حزب التحرير
Hizb ut Tahrir

جمعہ، 12رجب، 1439ھ | 30/03/2018 | نمبر: PR18023

جمہوریت حکمرانوں کو اجازت دیتی ہے کہ وہ پاکستان کو قرضوں کی دلدل میں گراتے چلے جائیں:

کشکول نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کے بغیر کبھی نہیں ٹوٹے گا

پاکستان کے حکمرانوں نے صرف جھوٹ ہی نہیں بولا ہے کہ وہ کشکول توڑنے کی کوشش کررہے ہیں بلکہ انہوں نے آئی ایم ایف کے ساتھ مل کر پاکستان کو قرضوں کے جال میں جکڑنے میں ایک فعال کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان کے بیرونی قرضے بڑھتے بڑھتے 88.9ارب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں جبکہ اسٹیٹ بینک کے پاس زرمبادلہ کے ذخائر گرتے گرتے 11.9ارب ڈالر پر پہنچ گئے ہیں۔ یہ خطرناک صورتحال اس وقت پیدا ہوگئی ہے جبکہ سی پیک کے حوالے سے لیے گئے مہنگے سودی قرضوں کی واپسی کا عمل ابھی شروع نہیں ہوا ہے۔ پاکستان کے بجٹ کا ایک بہت بڑا حصہ قرضوں اور سود کی ادائیگی پر خرچ ہوجاتا ہے اور اس وقت نئے قرضے پچھلے قرضے ادا کرنے کے لیے استعمال ہو رہے ہیں۔ لہٰذا آئی ایم ایف کی نگرانی اور منظوری اور جمہوریت کی بھرپور حمایت سے حکومت نے مصنوعی طور پر زرمبادلہ کے ذخائر بڑھانے کے لیے بہت زیادہ سودی قرضے لیے اور اسے اپنے کارنامے کے طور پر پیش کیا۔ اس کے بعد حکومت نے بھاری ٹیکسوں، ابتدا میں بجلی کی کمی اور بعد میں مہنگی بجلی کے ذریعے مقامی زراعت اور صنعت کو مفلوج کردیا جس کے نتیجے میں برآمدات میں کمی آئی اور درآمدات پر انحصار بڑھ گیا اور زرمبادلہ کے ذخائر مزید دباؤ کا شکار ہوگئے۔ لہٰذا مشرف اور زرداری حکومتوں کی طرح موجودہ حکمران بھی پاکستان کو سودی قرضوں کی دلدل میں ڈبو رہے ہیں اور ان قرضوں سے کھڑے ہونے والے منصوبوں کو ایسے پیش کررہے ہیں جیسے پاکستان کے معاشی حالات بہتر ہوگئے ہیں جبکہ حکومت سود لینے کے گناہ عظیم میں مبتلا ہورہی ہے۔ دوسری اقوام کی طرح سود ہی وہ وجہ ہے کہ پاکستان بھی اصل قرضے واپس کرنے کے باوجود قرضوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔

قرضوں کی عادت میں مبتلا ہونے کی وجہ جمہوریت ہے جو اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ استعماریوں کے ساتھ معاہدے کیے جائیں۔ استعماریوں کا پھیلایا ہوا قرضوں کا جال ان کا ایک سوچا سمجھا طریقہ کار ہے جس کے تحت براہ راست فوجی استعماری قبضے کی جگہ معاشی و سیاسی استعماریت کے ذریعے کمزور اقوام کو محکوم بنا کر رکھا جاتا ہے۔ استعماری چاہے وہ امریکہ ہو یا چین، کرپٹ حکمرانوں کے ساتھ مل کر ممالک کو بڑے بڑے منصوبوں کے لیے بھاری سودی قرضے لینے پر مجبور کرتے ہیں جیسا کہ سی پیک۔ استعماری ممالک ان منصوبوں سے فوائد سمیٹتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ قرضوں کے ساتھ منسلک شرائط کے ذریعے مقامی معیشت کو تباہ کردیا جائے۔ لہٰذا پاکستان کے حکمران اپنے استعماری آقاوں کے ساتھ تعاون کرکے اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ پاکستان ایک لمبے عرصے تک استعماری بینکنگ کی صنعت کا صارف رہے، قرضوں سے بننے والے منصوبوں پر استعماری کنسلٹنٹ اداروں کو استعمال کرے، سیاست دانوں اور حکومتی اہلکاروں کے ساتھ استعماری ممالک کو براہ راست رابطے کرنے کی اجازت ہو تاکہ وہ ان پر اثر انداز ہوسکیں اور استعماریوں سے قرضے لیے جاتے رہیں گے تاکہ ان کی سیاسی و معاشی بالادستی برقرار رہے، اور انہیں مواقع فراہم کیے جائیں کہ وہ پاکستان کے وسیع وسائل اور مارکیٹ پر قبضہ کرسکیں۔ واضح طور پر جمہوریت کبھی پاکستان کو قرضوں کی دلدل اور بیرونی سودی قرضوں پر انحصار کرنے کی پالیسی سے نکلنے کی اجازت نہیں دے گی چاہے موجودہ حکمران اقتدار میں رہیں یا ان کی جگہ کوئی اور آجائے۔ تو آخر کیوں ہم جمہوریت کے ہاتھوں ڈسے جاتے رہیں؟ نبوت کے طریقے پر خلافت کے تحت اسلام کے مکمل نفاذ کے بغیر یہ کشکول کبھی نہیں ٹوٹے گا۔ اسلام حکومت پر لازم کرتا ہے کہ وہ صرف قرآن وسنت کے احکامات کے تحت محاصل کو جمع اور خرچ کرے اور یہی حکومت کے مالیاتی نظم وضبط کو قائم کرنے کا حقیقی حل ہے۔

خلافت حقیقت میں اس کشکول کو توڑ دے گی۔ خلافت قرضوں میں ڈوبی اقوام کو ساتھ لے کر استعماری مالیاتی اداروں کو رقوم کی ادائیگی اس بنیاد پر روک دے گی کہ اصل رقم ادا کی جاچکی ہے لیکن اس کے باوجود ممالک سود کی برائی کی وجہ سے قرض میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا،

وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا

"تجارت کو اللہ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام "(البقرۃ:275)۔

خلافت جارح استعماری کفار ممالک کے ساتھ معاہدوں کو توڑ دے گی تاکہ مسلمانوں کے امور پر ان کی بالادستی کو ختم کردیا جائے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا،

وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا

"اور اللہ کافروں کو مومنوں پر ہر گز غلبہ نہیں دے گا"(النساء:141)۔

خلافت پاکستان کے معدنی وتوانائی کے وسائل پر سے غیر ملکی و مقامی نجی ملکیت ختم کر کے انہیں عوامی ملکیت میں دے دے گی جن کی مالیت ہزاروں اربوں ڈالر ہے۔ اسلام نے ان اثاثوں کو عوامی ملکیت قرار دیا ہے جن سے حاصل ہونے والی تمام دولت کو ہماری ضروریات پر خرچ کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،

الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ الْمَاءِ وَالْكَلَإِ وَالنَّارِ

"مسلمان تین چیزوں میں شراکت دار ہیں: پانی، چراہگاہیں اور آگ (توانائی)"(احمد)۔

سرمایہ دارانہ شئیر کمپنی کے ڈھانچے کا خاتمہ کر کے اور اسلام کے اپنے منفرد کمپنی قوانین کو لاگو کر کے خلافت ان شعبوں میں کلیدی کردار ادا کرے گی جہاں بھاری سرمایہ کاری درکار ہوتی ہے جیسا کہ بھاری صنعتیں، بڑی تعمیراتی ادارے، مواصلات اور ٹیلی کمیونی کیشن، اور ان سے حاصل ہونے والی دولت کو لوگوں کے امور کی دیکھ بھال پر خرچ کرے گی اور اس طرح دولت کے ارتکاز کو بھی روکے گی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا،

كَيْ لاَ يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ

"تاکہ جو لوگ تم میں دولت مند ہیں ان ہی کے ہاتھوں میں (دولت) نہ پھرتی رہے"(الحشر:7)۔

اس طرح خلافت نہ صرف وہ صورتحال ہی پیدا نہیں ہونے دے گی جس کی وجہ سے استعماری قرضوں کی ضرورت پیش آئے بلکہ وہ غریب و مسکین پر لگنے والے ٹیکسوں کو بھی ختم کر دے گی جس کی شریعت میں قطعی اجازت نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ

"غیر شرعی ٹیکس لینے والا جنت میں نہیں جائے گا"(احمد)۔

لہٰذا وقت آگیا ہے کہ نبوت کے طریقے پر خلافت قائم کی جائے تا کہ پاکستان کے مسلمان اپنے وسائل سے اسلام کی روشنی میں بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس